فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

(الآیۃ)

امام مہدی کی صداقت کے دو عظیم الشان نشان

چاند اور سورج گرہن

اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا آیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِنْ رَمَضَانَ
وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ وَلَمْ
تَکُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

(الحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

گزشتہ چودہ صدیوں کے طویل عرصہ سے جس مسئلہ پر اُمّتِ مسلمہ میں عمومی یکجہتی اور اتفاق پایا جاتا ہے وہ اُمّتِ مسلمہ میں حضرت امام مہدی کے ظہور کا مسئلہ ہے۔ حضرت امام مہدی کے ظہور کے بارہ میں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور بزرگانِ اُمّت کی لاتعداد پیش خبریاں موجود ہیں جن کی بناء پر حضرت امام مہدی کے ظہور کو قطعی اور حتمی درجہ حاصل ہے۔

ان لاتعداد پیش خبریوں اور علامات میں سے بعض ایسی ہیں جن میں تاویل اور تعبیر کی گنجائش موجود ہے اور بیک وقت ان کے کئی مفہوم اور پہلو ہو سکتے ہیں۔ ایسی پیش خبریاں اور علامات اگرچہ امام مہدی کی شناخت اور صداقت کے لئے بلاشک غیر معمولی اہمیت رکھتی ہیں۔ لیکن چونکہ ان کی تاویل اور تعبیر میں دو یا دو سے زائد رائے کی گنجائش موجود ہے اس لئے اس امر کی ضرورت تھی کہ کوئی ایسا حتمی اور قطعی معیار یا نشان بھی اُمّتِ مسلمہ کے ہاتھ میں ہوتا جو مندرجہ ذیل اوصاف کا حامل ہو۔

ا۔ وہ ایسا قطعی اور یقینی ہو جس کی تاویل یا تعبیر میں اختلاف کی گنجائش

نہ ہو۔

۲- وہ علامت یا نشان اپنی ذات میں ایسا ہو کہ کسی تصنع یا قریب سے کسی مدعی مہدویت پر چسپاں نہ ہو سکے گویا کہ انسانی دست برد اور دسترس سے بکلی دور ہو۔

۳- ایسا نشان یا معیار ہو جس کا وقوع یا ظہور اتنا واضح اور نمایاں ہو کہ ہر کس و ناکس پر اس کے ذریعہ اتمام حجت ہو سکے۔

۴- یہ نشان یا معیار مدعی مہدویت کی تائید اور حمایت کا مقصد پورا کرے گویا مدعی موجود بھی ہو اور اس نشان کے ظہور کو اپنے دعویٰ کی تائید اور سچائی میں وہ خود اسے فیصلہ کن امر کے طور پر پیش بھی کرے۔

مندرجہ بالا صفات کا حامل اگر کوئی نشان یا معیار فی الواقع پایا جائے تو نہ صرف یہ کہ حضرت امام مہدی کی شناخت اور صداقت کے بارہ میں تاویل وتعبیر کے اختلاف ہمیشہ کے لئے رفع ہو جاتے ہیں بلکہ مدعی مہدویت کی شناخت سہل ہو کر تمام علامات کی اصل غرض پوری ہو جاتی ہے اور سلیم الفطرت انسان کے لئے امام مہدی کو قبول کرنا مشکل نہیں رہتا۔

خوش قسمتی سے مندرجہ بالا صفات کا حامل ایک نشان مخبر صادق حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بیان شدہ ساری امت مسلمہ میں مسلم چلا آرہا ہے اور وہ حسب ذیل الفاظ میں شیعہ وسنی اور دیگر فرقوں کے لٹریچر میں مسلمہ طور پر موجود ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ۔ (سنن دار قطنی)

یعنی "ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موعود کے زمانہ میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں میں سے) اول رات گرہن لگے گا اور سورج کو (اس کے مقرر کردہ دنوں میں سے) درمیان (والے دن) میں گرہن لگے گا اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کیا کبھی کسی مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے"

گویا (۱) رمضان کا مہینہ (۲) سورج گرہن کی معین تاریخ (۳) اور چاند گرہن کی معین تاریخ (۴) سورج اور چاند گرہن کے معین اوقات (۵) اور سورج اور چاند گرہن کا ایک ہی مہینہ میں لگنا (۶) سورج اور چاند گرہن سے قبل مدعی مہدویت کا موجود ہونا (۷) مہدی مہدویت کا شریعت محمدیہ کے تابع ہونا جس کی بناء پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے "مَهْدِيِّنَا" فرماتے ہیں (۸) عوام خواص کا اس مدعی مہدویت سے سورج چاندگرہن کے نشان کا مطالبہ کرنا۔ (۹) مدعی مہدویت کا سورج اور چاند گرہن کے نشان کو اپنے دعویٰ کی تائید میں پیش کرنا۔ یہ ساری ایسی باتیں ہیں جن کا یکجائی وقوع پذیر ہونا سوائے اللہ تعالیٰ کے خاص تصرف کے ہرگز ممکن نہیں۔ اور اس بنیادی علامت کے تابع ان تمام علامتوں کی تاویل اور تعبیر کا قضیہ طے پا سکتا ہے جن میں بظاہر دو یا دو سے زائد رائے کے پائے جانے کا امکان نظر آتا ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

یہ ہے کہ ایسا نشان جس کے اندر سارے پہلو موجود ہوں۔ پیشتر
ازیں دنیا میں کسی کے حق میں بیان نہیں ہوا۔ جیسا کہ لَنۡ تَکُوۡنَا
مُنۡذُ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔
اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمّت کے فکری
اور نظریاتی اختلاف کا بھی پورا علم تھا اسی لئے امام مہدی کی شناخت
کے لئے ایک ایسا دو ٹوک، حتمی اور یقینی اور قطعی نشان بیان کر دیا ہے
جس سے تمام قسم کے اختلاف مٹ جاتے ہیں۔ آئندہ صفحات میں اس
عظیم الشان اور قطعی نشان کی تفصیلات اور حقائق سائنس اور علم الہیت
کے نقطہ نگاہ سے بیان کئے گئے ہیں اور ماننا پڑتا ہے کہ حبیب کبریا و
مخبرِ صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ نشان بیان فرمایا
تو کائنات کا ماضی حال اور مستقبل پوری طرح آپؐ پر روشن تھا۔
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں سورج اور چاند گرہن کے متعلق پیشگوئی

ہمارے سید و مولیٰ حضرت اقدس مُحَمَّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ
عظیم الشان پیشگوئی فرمائی ہے کہ آخری زمانہ میں آنے والے حضرت امام مہدی
علیہ السّلام کے وقت میں سورج اور چاند کو رمضان کے مہینے کی مخصوص تاریخوں
میں گرہن لگیں گے جو حضرت امام مہدی علیہ السّلام کے لئے بطور نشان ہوں گے۔
اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔
عٰلِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡہِرُ عَلٰی غَیۡبِہٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی
مِنۡ رَّسُوۡلٍ۔ (سورۃ الجن : ۲۷، ۲۸)
یعنی غیب کا علم جاننے والا وہی ہے (یعنی اللہ ہے) اور وہ اپنے غیب
پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس
کام کے لئے پسند کر لیتا ہے (یعنی وہ اس کو کثرت سے علومِ
غیبیہ بخشتا ہے)"
اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو اللہ
تعالیٰ کے ساتھ نہایت قریبی تعلق ہوتا ہے۔ وہ اس قدر غیب کا علم اللہ تعالیٰ

سے حاصل کرتے ہیں کہ اس لحاظ سے وہ دوسروں سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بڑی کثرت سے علمِ غیب عطا فرمایا تھا۔ آپؐ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جبکہ دنیا خدا تعالیٰ سے دور ہو جائے گی تو وہ اس کی ہدایت کے لئے ایک مسیح و مہدی کو مبعوث فرمائے گا جن کے ذریعہ ایمان دنیا میں دوبارہ قائم ہوگا اور جن سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آنے والے موعود کی شناخت کے لئے کئی نشانات بیان فرمائے تھے۔ ان میں سے سورج اور چاند گرہن کے نشانات اس وقت میری تقریر کا موضوع ہیں۔

چوتھی صدی ہجری میں حضرت علی بن عمر البغدادی الدارقطنی (۳۰۶ھ؁/۹۱۸ء تا ۳۸۵ھ؁/۹۹۵ء) بلند پایہ محدث گزرے ہیں۔ وہ اپنی سنن دارقطنی میں حضرت امام باقر محمد بن علی رضی اللہ عنہ (جو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے گوشہ جگر تھے) کی روایت سے یہ حدیث درج کرتے ہیں:۔

"اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ"

(سنن دارقطنی جلد اول صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی)

یعنی "ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موعود کے زمانہ میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں میں سے) اوّل رات کو گرہن لگے گا اور

سورج کو (اس کے مقررہ کردہ دنوں میں سے) درمیان میں گرہن لگے گا اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کیئے کبھی کسی مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس عظیم الشان اور بے نظیر پیشگوئی کو بزرگانِ امت اپنی کتابوں میں پیش کرتے آئے ہیں۔ سنّی اور شیعہ دونوں فرقوں کی احادیث کی کتب میں یہ حدیث پائی جاتی ہے۔ چند کُتب کے حوالہ جات یہ ہیں:۔

۱۔ فتاوٰی حدیثیہ حافظ ابن حجر مکی مصنفہ علامہ شیخ احمد شہاب الدین حجر الہیثمی مطبوعہ مصر صفحہ ۳۱۔

۲۔ احوال الآخرۃ حافظ محمد لکھوکے صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۳۰۴ھ

۳۔ آخری گت مصنفہ مولوی محمد رمضان حنفی مجتبائی مطبوعہ ۱۲۷۸ھ

۴۔ حجج الکرامہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب صفحہ ۳۴۴۔

۵۔ عقائد الاسلام مصنفہ مولانا عبد الحق صاحب محدث دہلوی صفحہ ۱۸۲ مطبوعہ ۱۲۹۲ھ۔

۶۔ قیامت نامہ فارسی و علامت قیامت اردو مصنفہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی۔

۷۔ اقتراب الساعۃ مصنفہ نواب صدیق حسن خانصاحب صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ ۱۳۰۱ھ

۸۔ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۲

۹۔ شیعہ اصحاب کی معتبر کتابیں بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۸۵۔ اکمال الدین صفحہ ۳۶۸

(مندرجہ بالا حوالہ جات محترم ملک عبد الرحمان صاحب خادم مرحوم کی احمدیہ پاکٹ بک مطبوعہ ۱۹۳۸ء اور محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل مربی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "رمضان المبارک کی اہمیت و عظمت پر دو آسمانی گواہ چاند اور سورج" شائع کردہ شعبہ نشر و اشاعت احمدیہ حیدر آباد سے لئے گئے ہیں۔

حضرت شیخ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ جو نواحِ دہلی کے رہنے والے تھے اور ہندوستان کے ولیوں میں ان کا شمار ہے۔ اُن کا زمانہ ۵۶۰ھ ان کے دیوان کے حوالہ سے بتایا گیا ہے۔ وہ اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

مہدیٔ وقت و عیسیٔ دوراں　　　　ہر دو را شہسوار مے بینم
یعنی وہ مہدی بھی ہوگا اور عیسیٰ بھی　　　　دونوں صفات کا حامل ہوگا
ماہ را رُو سیاہ مے نگرم　　　　مہر را دلفگار مے بینم
یعنی میں چاند اور سورج کو گرہن لگا ہوا دیکھتا ہوں

اہلِ حدیث بزرگ مولانا مولوی حافظ محمد بن مولانا بارک اللہ لکھوکے نے اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں یہ شعر لکھا:۔

تیرھویں چن ستیہویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہِ رمضانے لکھیا اِہیہ ہک روایت والے

(چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت مصنفہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد ص۱۲۲)

اس شعر میں چاند گرہن کی تاریخ ۱۳ رمضان اور سورج گرہن کی تاریخ ۲۷ رمضان بتائی گئی ہیں۔ آگے وضاحت کی جائے گی کہ حدیث شریف اور قانونِ نیچر کی روشنی میں یہ تاریخیں ۱۳ اور ۲۸ بنتی ہیں۔

اس حدیث کی زبردست تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ قرآن مجید میں قربِ قیامت کے بیان میں گرہن کا ذکر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۚ (سورۃ قیامۃ آیت ۸ تا ۱۱)

یعنی "پس جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند گرہن ہوگا اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا تب اس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔"

چونکہ آنے والے موعود کی آمد آخری زمانہ میں بتائی گئی ہے اس لئے قرآن شریف سے بھی مذکورہ بالا حدیث کی تائید ملتی ہے۔ گویا اس پیشگوئی کی اصل قرآنِ کریم میں موجود ہے اور تفصیل حدیث شریف میں موجود ہے۔

"انجیل میں بھی آتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السّلام نے اپنی آمد کی نشانیوں میں سے ایک یہ علامت بھی بتائی ہے کہ اس وقت "سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا"

(متی باب ۲۴ آیت ۲۹)

مہاتما سورداس جی نے یہ پیشگوئی لکھی ہے کہ کلکی اوتار کے ظاہر ہونے پر سورج اور چاند کو گرہن لگے گا۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:۔

دُشٹ دشٹ کو ایسے کاٹے جیسے کیٹ مرے
چندر سوری کو راہو گرسے مری تو بہت پڑے ؎۱

یعنی سورج اور چاند کو گرہن لگے گا اور مارا ماری اور موت بہت ہوگی (سورساگر) سکھ مذہب کی مقدس کتاب سری گورو گرنتھ جی آد میں لکھا ہے کہ:۔

؎ بلے چھلن سبل ھِن گھت چھلن کاہن کور
نہہ کلنک بجے ڈنک چڑھو دل رُود نو جیو ؎۲

ص۱-۲ مندرجہ بالا دو حوالے محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی کی کتاب مصلح آخر زماں سے لئے گئے ہیں (شائع کردہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بھاٹ جی صاحب فرماتے ہیں کہ مہاراجہ نے راجہ بل کو چھلن کیا اور پاپیوں کا ناش کیا اور بھگتوں کو سرسبز کیا۔ اور مہاراج جب نہہ کلنک ہو کر تشریف لاویں گے تو اس وقت روی (سورج) اور راندر (چاند) اس کے ساتھ ہونگے۔ یعنی اس کے لئے گواہی دیں گے۔

الغرض دوسرے مذاہب کی کتابوں میں بھی سورج اور چاند کے نشان کا ذکر پایا جاتا ہے۔ دارِ قطنی کی حدیث میں اس نشان کی بڑی وضاحت ہے جس کا ذکر اب میں کرتا ہوں۔

سورج گرہن چاند گرہن قانونِ نیچر کی روشنی میں

سورج گرہن اور چاند گرہن کا قانونِ نیچر سے تعلق ہے۔ قرآن مجید نے قانونِ نیچر کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سورج گرہن چاند گرہن کے تعلق سے قانونِ نیچر کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اس سے حدیث شریف کے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ سورج چاند اور زمین کے نظام سے سورج گرہن اور چاند گرہن کا تعلق ہے۔ قرآن مجید نے انتہائی حسین انداز میں سورج چاند اور زمین کے نظام کا ذکر فرمایا ہے۔ سورۃ یٰسٓ کے وسط میں قرآن مجید کی یہ آیات آتی ہیں:۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۞ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۞ وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۞ وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ۞ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ

الْقَمَرَ وَ لَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ۞

(سورۃ یٰسٓ آیت ۳۷ تا ۴۱)

"پاک ہے وہ ذات جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ اس میں سے بھی جس کو زمین اُگاتی ہے اور خود ان کی جانوں میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے بھی جن کو وہ نہیں جانتے۔ اور ان کے لئے رات بھی ایک بڑا نشان ہے جس میں سے کھینچ کر ہم دن نکال لیتے ہیں جس کے بعد وہ اچانک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ اور سورج ایک مقررہ جگہ کی طرف چلا جا رہا ہے۔ یہ غالب اور علم والے خدا کا مقرر کردہ قانون ہے۔ اور چاند کو دیکھو کہ ہم نے اس کے لئے بھی منزلیں مقرر کر چھوڑی ہیں یہاں تک کہ وہ ان منزلوں پر چلتے چلتے ایک پرانی شاخ کے مشابہ ہو کر پھر لوٹ آتا ہے۔ نہ تو سورج کو طاقت ہے کہ وہ اپنے سال کے دورہ میں کسی وقت چاند کے قریب جا پہنچے (کیونکہ اگر ایسا ہو تو سارا نظامِ شمس تباہ ہو جائے) اور نہ رات کو (یعنی چاند کو) طاقت ہے کہ وہ مسابقت کرتے ہوئے دن کو (یعنی سورج کو) پکڑ لے۔ بلکہ یہ سب کے سب ایک مقررہ راستہ پر نہایت سہولت سے چلتے چلے جاتے ہیں۔"

ان پانچ آیات میں سے پہلی آیت میں یہ عظیم الشان بنیادی حقیقت بیان ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ دوسری آیت میں رات اور دن کا ذکر ہے جو زمین کی حرکت کا نتیجہ ہے۔ تیسری آیت میں سورج کی حرکت کا ذکر ہے۔ چوتھی آیت میں چاند کی حرکت کا ذکر ہے۔

اور پانچویں آیت میں چاند اور سورج اور رات دن کا اکٹھا ذکر ہے۔
مشاہدات اور سائنس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین اور چاند ایک دوسرے
کے گرد گھومتے ہیں۔ اور ایک مہینہ میں چکّر پورا کرتے ہیں۔ زمین اور چاند
کا جوڑا سورج کے گرد گھومتا ہے اور ایک چکّر ایک سال میں پورا کرتا
ہے۔ سورج اپنے تمام جوڑوں کو لیئے ہوئے جن میں زمین اور چاند
کا جوڑا بھی شامل ہے۔ مرکزِ کہکشاں کے گرد گھومتا ہے اور ایک چکّر کوئی
بیس کروڑ سال میں پورا کرتا ہے۔ ہمارے سورج کی طرح بے شمار
تارے کہکشاں کے اندر اپنے اپنے وقت میں چکّر لگا رہے ہیں۔

سبحان الذی خلق الازواج کلھا۔

جیسا کہ قرآن مجید نے بتایا ہے اور سائنس اس کی وضاحت کرتی ہے
سورج اور چاند اپنے حدود مقررہ سے باہر نہیں جاتے۔ قانونِ نیچر کے
ماتحت وہ حرکت کرتے ہیں اور قانونِ نیچر کے اصول کے مطابق سورج
اور چاند کو گرہن لگتے ہیں۔ جب چاند زمین کے گرد گھومتے ہوئے سورج
کے آگے اس طرح آجاتا ہے کہ سورج کی روشنی کو زمین پر پڑنے سے
روک دیتا ہے تو سورج گرہن ہو جاتا ہے اور جب زمین چاند اور
سورج کے درمیان اس طرح آجاتی ہے کہ زمین کا سایہ چاند پر گرتا ہے
تو چاند گرہن ہو جاتا ہے۔ علم ہیئت کی اصطلاح میں چاند گرہن Full Moon
کے وقت ہوتا ہے اور سورج گرہن NEW MOON کے وقت۔ گرہن
ہونے کے لیۓ ضروری ہے کہ سورج چاند اور زمین تینوں ایک لائن میں
ہوں یا قریب قریب ایک لائن میں ہوں۔ چاند اور زمین کے ایک دوسرے
کے گرد گھومنے کی سطح اور دونوں کے سورج کے گرد گھومنے کی سطح

میں کوئی پانچ ڈگری کا فرق ہے۔ اگر یہ فرق نہ ہوتا تو ہر مہینہ گرہن کی
شرط پوری ہو جاتی اور سورج گرہن اور چاند گرہن ہر مہینہ ہوتے لیکن
اس فرق کی وجہ سے ایک شمسی سال میں زیادہ سے زیادہ سات گرہن ہو
سکتے ہیں (جن میں سے چار یا پانچ سورج گرہن ہوتے ہیں اور تین یا دو
چاند گرہن ہوتے ہیں) اور کم سے کم دو گرہن ہو سکتے ہیں اور یہ دونوں
بھی سورج گرہن ہو سکتے ہیں۔ سورج گرہن کی تعداد چاند گرہن سے زیادہ
ہوتی ہے لیکن جب چاند کو گرہن لگتا ہے تو وہ زیادہ وسیع علاقے سے
نظر آتا ہے اور سورج گرہن کم علاقے سے نظر آتا ہے۔ لہٰذا کسی معین
جگہ سے چاند گرہن زیادہ نظر آتا ہے بنسبت سورج گرہن کے۔

چاند کی حرکت کافی پیچیدہ ہے۔ چاند اور زمین کے درمیان فاصلے میں اور
رفتار میں حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ کبھی چاند کی رفتار اول
مہینہ میں تیز ہوتی ہے اور کبھی مہینہ کے آخری حصہ میں تیز ہوتی ہے۔
سورج کے فاصلے اور رفتار میں بھی حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے
لیکن سب کچھ حساب سے ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا ہے۔

ہیئت دان مہینہ کی ابتداء NEW MOON سے کرتے ہیں جبکہ سورج
اور چاند کے LONGITUDE ایک ہوتے ہیں۔ اُس وقت چاند بالکل نظر
نہیں آتا۔ لیکن ہجری مہینہ کی ابتداء اس وقت سے ہوتی ہے جب چاند اس
قدر بڑا ہو جاتا ہے کہ وہ نظر آسکتا ہے۔ اگر ہجری کیلنڈر کو استعمال کیا جائے
تو چاند گرہن قمری مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں سے کسی بھی ایک
تاریخ کو ہو سکتا ہے اور سورج گرہن ۲۷، ۲۸، ۲۹ تاریخوں میں
سے کسی بھی ایک تاریخ کو ہو سکتا ہے۔ پیشگوئی میں یہ بتایا گیا ہے کہ چاند

گرہن رمضان کی اوّل رات میں ہوگا اور سورج گرہن درمیان میں۔ لہٰذا
چاند گرہن کے لئے تیرہویں رمضان اور سورج گرہن کے لئے اٹھائیسویں
رمضان مقرر ہوئے۔

اوّل لیلۃ سے مراد چاند کی تیرہویں تاریخ ہے نہ کہ پہلی تاریخ۔ یہ
اس طرح بھی ثابت ہے کہ حدیث شریف میں قمر کا لفظ استعمال ہوا
ہے نہ کہ ہلال کا۔ پہلی دوسری اور تیسری تاریخ کا چاند عربی زبان میں ہلال
کہلاتا ہے۔ چوتھی تاریخ سے آخر تک وہ قمر کہلاتا ہے۔

(اقرب الموارد جلد دوم)

حضرت امام مہدی علیہ السّلام کی آمد اور پیشگوئی کا وقوع

حدیث شریف کی پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی اب اُس کا پس منظر پیش
کرتا ہوں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۵ء میں پیدا
ہوئے۔ آپ کی زندگی غیر معمولی تقویٰ اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اور خدمتِ اسلام میں مصروفیت کی تھی۔ ۱۸۷۶ء سے لے کر آخر زندگی
۱۹۰۸ء تک طویل مدت آپ کو اللہ تعالیٰ سے الہامات پانے کا شرف
حاصل رہا۔ ۱۸۸۲ء کو آپ کو ماموریت کا پہلا الہام ان الفاظ میں ہوا۔

"یَا اَحْمَدُ بَارَکَ اللہُ فِیْکَ۔ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ
اللہَ رَمٰی۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ
اٰبَاؤُھُمْ۔ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ قُلْ اِنِّیْ
اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (براہین احمدیہ حصہ دوم)

یعنی "اے احمد! اللہ نے تجھے برکت دی ہے۔ پس جو وار تُو نے دین
کی خدمت میں چلایا ہے وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ دراصل خدا نے
چلایا ہے۔ خدا نے تجھے قرآن کا علم عطا کیا ہے تاکہ تو ان لوگوں کو
ہوشیار کرے۔ جن کے باپ دادے ہوشیار نہیں کئے گئے اور
تا مجرموں کا راستہ واضح ہو جاوے۔ لوگوں سے کہدے کہ مجھے
خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہے اور مَیں سب سے پہلے ایمان
لاتا ہوں۔"

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی آپ کو فرمایا:۔

قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ
عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔

یعنی "ان کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم
اس کو مانو گے نہیں۔ پھر اُن کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی ایک
گواہی ہے کیا تم اس کو قبول کرو گے یا نہیں۔"

یہ الہامات آپ نے اپنی عظیم الشان تصنیف براہین احمدیہ میں شائع فرمائے
اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں آپ نے چودھویں صدی ہجری کے مجدد
ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے حکم پانے کے بعد آپ نے ۲۳ مارچ
۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے مقام پر پہلی بیعت لی اور جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی
گئی۔ حضرت الحاج حافظ مولوی حکیم نور الدین صاحب جو آپ کے وصال کے بعد
آپ کے پہلے جانشین بنے۔ نے سب سے پہلے بیعت کی۔ پہلے روز چالیس
افراد نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور ہر ایک نے اقرار کیا کہ مَیں دین کو
دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس وقت تک آپ کا دعویٰ صرف مجددیت کا تھا۔

۱۸۹۰ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر الہاماً ظاہر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور ان کے دوبارہ آنے کا وعدہ ایک
مثیل کے ذریعہ پورا ہونا تھا اور وہ مثیل آپ ہی ہیں۔ چنانچہ جو
الہامات اس بارے میں آپ کو ہوئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ:۔

”مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں
وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وکان وعد اللہ مفعولاً“

(تذکرہ صہ ۱۸۶، صہ ۱۸۷)

اللہ تعالیٰ سے یہ انکشاف پانے کے بعد ۱۸۹۱ء میں آپ نے یہ اعلان فرمایا
کہ آپ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جن کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دینِ حق کی نشاۃ ثانیہ مقدر ہے۔ آپ نے
اپنے دعویٰ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے دلائل بھی پیش فرمائے اور آپ نے
کتابیں فتح اسلام۔ توضیح مرام اور ازالۂ اوہام شائع فرمائیں لیکن وقت
کے علماء نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کو ملحد اور کافر اور دجال کہا نعوذ باللہ۔
آپ کی شدید ترین مخالفت کی گئی۔

اپنی کتاب نور الحق حصہ اول میں جو آپ نے عربی زبان میں تحریر فرمائی
اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزانہ رنگ میں آپ دعا کرتے ہیں جس کے
چند الفاظ یہ ہیں:۔

”اے خدا! کیا میں تیری طرف سے نہیں؟ اس وقت لعنت
وتکفیر کی کثرت ہو گئی۔ فافتح بیننا وبین قومنا بالحق
وانت خیر الفاتحین۔ اے خدا تو آسمان سے میرے لئے
نصرت نازل فرما اور مصیبت کے وقت اپنے بندے کی مدد

کے لئے آ۔ میں کمزوروں اور ذلیلوں کی طرح ہو گیا اور قوم
نے مجھے دھتکار دیا اور موردِ ملامت بنایا۔ پس تو میری ایسی
نصرت فرما جیسی تو نے اپنے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی
بدر کے دن فرمائی۔

واحفظنا یا خیر الحافظین۔ انك انت الرب الرحیم۔ کتبت
علی نفسك الرحمة فاجعل لنا حظاً منها وارِ النصرة و
ارحمنا وتب علینا وانت ارحم الراحمین“

(روحانی خزائن جلد ہشتم صفحہ ۶ بحوالہ نور الحق حصہ اول)

جو اعتراضات آپ پر کئے گئے اُن میں یہ اعتراض بھی تھا کہ سورج
گرہن چاند گرہن کے بارے میں جو پیشگوئی ہے وہ پوری نہیں ہوئی ہے؟
پھر اللہ تعالیٰ نے یہ نشانِ آسمانی دکھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
پیشگوئی کے مطابق ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۴ء میں رمضان المبارک کی مقرر
کردہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگے۔ چاند گرہن ۱۳ رمضان
(۲۱ مارچ) کو رات کے ابتدائی حصہ میں ہوا اور سورج گرہن ۲۸ رمضان
(۶ اپریل) بروز جمعہ ہوا۔ ۱۸۹۴ء کی جنتری کے علاوہ گرہن کا ذکر
اخبار آزاد اور CIVIL AND MILITARY GAZETTE
میں بھی ہوا۔ PROFESSOR T.R. VON OPPOLZER
کی کتاب CANON OF ECLIPSES میں B.C 1208 سے لے
کر A.C 2161 کے گرہنوں کی انگریزی تاریخیں دی گئی ہیں۔ اس کتاب
سے بھی مذکورہ بالا تاریخوں کی تصدیق ملتی ہے۔ یہ کتاب عثمانیہ یونیورسٹی
حیدرآباد کے شعبۂ ہیئت کی لائبریری میں موجود ہے۔ ۱۸۹۴ء کے

NAUTICAL ALMANAC LONDON سے بھی تصدیق حاصل کی جاسکتی ہے۔ الحمدللہ

۱۳۱۱ھ ۱۸۹۴ء کے رمضان کے گرہنوں کی خصوصیات

اس نشان کے ظاہر ہونے کے بعد حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب نورالحق حصہ دوم تحریر فرمائی جس میں آپ نے بیان فرمایا:۔
کہ اس نشان سے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ آپ نے اپنے الہام کی روشنی میں بھی یہ وضاحت فرمائی کہ حدیث شریف میں اوّل لیلۃ کے جو الفاظ آتے ہیں اس سے مراد چاند گرہن کی پہلی رات یعنی ۱۳ رمضان کی رات ہے اور فی النصف منہ کے جو الفاظ آتے ہیں اس سے مراد سورج گرہن کا درمیانی دن یعنی ۲۸ رمضان ہے۔ چنانچہ گرہن انہی تاریخوں میں ہوئے۔ نیز آپ نے اپنی کتاب میں یہ ایمان افروز بات بھی بتائی کہ پیشگوئی کے اوّل اور نصف کے الفاظ دو طرح سے پورے ہوئے۔ ایک تاریخوں کے لحاظ سے اور دوسرے وقت کے لحاظ سے وقت کے لحاظ سے اس طرح پورے ہوئے کہ چاند گرہن قادیان میں اوّل رات یعنی رات کے شروع ہوتے ہی ہو گیا اور سورج گرہن قادیان میں دوپہر سے پہلے ہوا۔ CALCUTTA STANDARD TIME کے مطابق ہندوستان میں چاند گرہن شام کو ساڑھے سات بجے اور ۹½ بجے کے درمیان ہوا اور سورج

گرہن صبح ۹ بجے اور ۱۱ بجے کے درمیان۔

(الفضل ۱۷ راگست ۱۹۷۳ء)

حضرت مسیح موعود اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔
"پس تاویل صحیح اور معنے حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اوّل رات رمضان میں ہوگا اس کے معنے یہ ہیں کہ تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں۔ پہلی رات میں گرہن ہوگا اور ایام بیض کو توڑ جاتا ہے حاجت بیان نہیں اور ساتھ اس کے اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جب چاند گرہن پہلی چاندنی رات میں ہوگا تو رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائے گا۔ نہ یہ کہ کچھ وقت گزر کر ہو جیسا کہ ایک دانا صاحب معرفت کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے اور اس طرح چاند گرہن ہوا۔ اور بہتوں نے اس ملک کے لوگوں میں سے دیکھا۔"

(نورالحق حصہ دوم)

سورج گرہن کے نصف میں ہونے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:۔
"یہ قول کہ سورج گرہن اس کے نصف میں ہوگا اس سے یہ مراد ہے کہ سورج گرہن ایسے طور پر ظاہر ہوگا کہ ایام کسوف کو نصفا نصف کر دے گا اور کسوف کے دنوں میں دوسرے دن کے نصف سے تجاوز نہیں کرے گا کیونکہ وہی نصف کی حد ہے پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات کو چاند گرہن ہو ایسا ہی یہ بھی مقدر کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے جو وقت نصف میں واقع ہے اس میں گرہن

ہو۔ سو مطابق خبر واقع ہوا۔ اور خدا تعالیٰ بجز ایسے پسندیدہ لوگوں کے
جن کو وہ اصلاحِ خلق کیلئے بھیجتا ہے۔ کسی کو اپنے غیب پر اطلاع
نہیں دیتا۔ پس شک نہیں کہ یہ حدیث پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے جو خیر المرسلین ہے۔"

(نور الحق حصہ دوم)

اس مضمون کے مطالعہ میں خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے
موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کی حوصلہ افزائی۔ توجہ اور دعائیں حاصل رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت
اور برکت اور کامیابیوں کی لمبی عمر دے۔ دورانِ گفتگو خاکسار نے حضورِ
اقدس سے عرض کیا تھا کہ فی النصف منہ کی پیشگوئی دو طرح سے پوری ہوئی
ہے۔ تاریخ کے لحاظ سے بھی اور وقت کے لحاظ سے بھی۔ تو حضور نے فرمایا
صرف دو طرح نہیں بلکہ تین طرح سے پوری ہوئی ہے۔ اس طرح سے بھی تو
پوری ہوئی کہ زمین کے نصف کرہ نے دیکھا۔ نیز حضور اقدس نے فرمایا تھا
کہ اس پیشگوئی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور حضرت
مسیح موعود کی صداقت دونوں ثابت ہوتے ہیں۔

ایک اور لطیف بات جس کا ذکر حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب
نور الحق حصہ دوم میں فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ قرآن مجید نے چاند گرہن
کے لئے تو خسف کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو عام طور پر چاند گرہن کے
لئے استعمال ہوتا ہے لیکن سورج گرہن کے لئے کسف کا لفظ استعمال
نہیں فرمایا ہے جو عام طور پر سورج گرہن کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
بلکہ سورج گرہن کے لئے جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-
"قرآن نے کسوف کو کسوف کے لفظ سے بیان نہیں کیا تا ایک
امر زائد کی طرف اشارہ کرے کیونکہ یہ سورج گرہن جو بعد
چاند گرہن کے ہوا یہ ایک غیر معمولی اور نادر الصور تھا اور اگر
تو اس پر گواہی طلب کرتا ہے یا مشاہدہ کرنے والوں کو چاہتا
ہے۔ پس اس سورج گرہن کی صور غیبیہ اور اشکال عجیبیہ
مشاہدہ کر چکا ہے پھر تجھے اس بارہ میں وہ خبر کفایت کرتی ہے
جو دو مشہور اور مقبول اخبار یعنی پانیر (PIONEER) اور سول
ملٹری گزٹ (CIVIL MILITARY GAZETTE) میں لکھی
گئی ہے اور وہ دونوں پرچے ۱۸۹۴ء کے مہینہ میں شائع ہوئے
ہیں۔"

(نور الحق حصہ دوم)

گرہنوں کے اقسام ہوتے ہیں۔ بعض گرہن خفیف ہوتے ہیں اور بعض
نمایاں ہوتے ہیں۔ PROFESSOR J.A. MITCHELL نے اپنی
کتاب ECLIRSES OF THE SUN (COLUMBIA UNIVERSITY
NEW YORK, 5TH EDITION 1951) PAGE 53
میں سورج گرہن کے چار اقسام کا ذکر کیا ہے:-
(1) PARTIAL (2) ANNULAR (3) ANNULAR-TOTAL
(4) TOTAL

PARTIAL گرہن میں سورج کا کچھ حصہ تاریک ہوتا ہے۔ ANNULAR گرہن
میں سورج کا درمیانی حصہ تاریک ہوتا ہے لیکن اطراف کا حصہ تاریک نہیں
ہوتا۔ TOTAL گرہن میں سورج تمام کا تمام تاریک ہو جاتا ہے۔ ANNULAR-

TOTAL جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ANNULAR اور TOTAL کے درمیان کی قسم ہے۔ یہ تیسری قسم کا گرہن سب سے زیادہ نایاب ہے۔

PROFESSOR MITCHELL نے ماضی کے گرہنوں کے جائزہ لینے سے یہ استنباط کیا ہے کہ اوسط صدی میں ۲۳۷ سورج گرہن ہوئے جس میں سے صرف دس اس تیسری قسم کے تھے۔ ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ کا گرہن اس تیسری قسم کا تھا۔ اس لئے وہ عام سورج گرہن سے مختلف تھا جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا ہے۔

یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ چاند کو جب گرہن لگتا ہے تو زمین کے نصف کرّہ سے زیادہ حصّہ سے دیکھا جا سکتا ہے لیکن سورج گرہن کم علاقہ سے دیکھا جاتا ہے کئی دفعہ ایسے مقامات پر سورج گرہن ہوتا ہے جہاں سمندر ہوتا ہے یا آبادی کم ہوتی ہے۔ ۱۸۹۴ء کا سورج گرہن ایشیاء کے کئی مقامات سے دیکھا جا سکتا تھا جس میں ہندوستان بھی شامل ہے۔ جہاں پیشگوئی کے مقصود سیّدنا حضرت مسیح موعود موجود تھے۔ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں کہ اس میں بھی حق کے طالبوں کے لئے نشان ہے کہ گرہن ہندوستان سے دیکھا جا سکتا تھا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے بندگانِ خدا فکر کرو اور سوچو کہ کیا تمہارے نزدیک جائز ہے کہ مہدی تو بلادِ عرب اور شام میں پیدا ہو اور اس کا نشان ہمارے ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو کہ حکمت الٰہیہ نشان کو اس کے اہل سے جدا نہیں کرتی۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اُس کا نشان مشرق میں ظاہر ہو۔ اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالبِ حق ہو" (نور الحق حصّہ دوم)

PROFESSOR OPPOLZER کی کتاب CANON OF ECLIPSES میں صرف نمایاں سورج گرہنوں کے مقامات کو نقشہ کے ذریعہ دکھایا گیا ہے۔ ۱۸۹۴ء کے رمضان کا سورج گرہن چونکہ نمایاں قسم کا تھا اس لئے اس کے TRACK کو پروفیسر OPPOLZER نے MAP سے بتایا ہے۔ اس کتاب کے CHART 148 میں اس سورج گرہن کے راستہ کی نشان دہی کی گئی ہے۔ ۱۸۹۴ء کے NAUTICAL ALMANAC LONDON میں بھی اس سورج گرہن کے راستہ کو MAP سے بتایا گیا ہے۔ دونوں کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے کہ سورج گرہن کا راستہ ہندوستان میں سے گزرتا ہے۔ الحمد للہ

الغرض سیّدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی باریکیوں کے ساتھ بڑی لطافت کے ساتھ۔ حُسن وجمال کے ساتھ حضرت مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ کے حق میں پوری ہوئی۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

SIR ISAAC NEWTON نے LAW OF GRAVITATION سترہویں صدی عیسوی میں معلوم کیا تھا۔ اس سے قبل علمِ ہیئت کے باریک حساب ممکن نہ تھے۔ لیکن ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عالم الغیب خدا سے اطلاع پاکر ایسی حیرت انگیز پیشگوئی فرما دی کہ حضرت امام مہدی کی آمد بتانے کے لئے اس سے بہتر آسمانی علامت تصور میں نہیں آتی۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ واٰلِ محمّدٍ۔

پیشگوئی کے پُورا ہونے پر حضرت مسیح موعود کیطرف سے مبارکباد

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے پُورا ہونے پر حضرت مسیح موعود بہت خوش ہوئے اور آپ نے اپنی کتاب نور الحق حصّہ دوم میں جو ١٨٩٤ء میں شائع ہوئی ایک عربی قصیدہ بھی تحریر فرمایا جس میں آپ نے اپنے شکر کے جذبات کا اظہار فرمایا اور جماعت کو مبارکباد دی۔ اس عربی قصیدہ کے چند اشعار کا اردو ترجمہ پیش کرتا ہوں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"تمہیں اے جماعتِ برادران بشارت ہو۔
تمہیں اے جماعتِ دوستان مبارک ہو۔
خدا تعالےٰ کی عنایت کی چمک ظاہر ہو گئی۔
اور جو شخص دو آنکھیں رکھتا ہے اس کے لئے راہ کھُل گیا۔
سورج اور چاند کو ان ملکوں میں۔
باذن اللہ رمضان میں گرہن لگ گیا۔
اور ایک بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ایسے پاک طور پر ظاہر ہو گئی کہ کوئی میل اُس کے ساتھ نہیں۔
اور اُن میں صاعقہ کی طرح ایک ہیبت ہے
اور سواروں کی طرح ایک رعبناک گردن کش ہے۔
آج وہ دن ہے جس میں ہمارا صدق ظاہر ہو گیا
اور ہر ایک مکذب فتنہ انگیز مر گیا۔

آج ہر یک اہلِ بصیرت رو رہا ہے
اور رونے کا سبب اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کو یاد کرنا ہے۔
اور دوسرے یہ سبب کہ رونے والے آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کی تصدیق کرتے ہیں
اور بخشائش محسنِ حقیقی کی عظمت کا تصوّر کر رہے ہیں۔
آج ہر یک دانا بیعت کرنے والا
اپنے ایمان میں ایسا زیادہ ہو گیا کہ گویا نیا ایمان پایا۔

- - - - - - - - -

آج رمضان کے گزرنے کے بعد
اور لوگوں کے لئے ایک عید ہے اور ہمارے لئے دو عیدیں۔

- - - - - - - - -

چاند تمہیں ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے
اور سورج تمہیں ایمان کی طرف بلا رہا ہے۔
تمہارے فائدے کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے نشان ظاہر ہو گئے
وہ تمہارے ہی ملک میں مؤید سبحانی کے لئے ظاہر ہوئے۔
کیا یہ کسی نجومی کا کام ہے
یا خدا تعالےٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔
یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے
پناہ خلقت کی اور سردار بہادروں کا۔

- - - - - - - - -

اے میری قوم میرا نشان رمضان میں ظاہر ہوا

خدائے رحمان اور جزائے دہندہ سے۔
پس اگر تُو چاہے تو ہمارے رب کی آیات کو پڑھ۔
اور وہ آیت یہ ہے کہ خسف القمر اور ظلم سے الگ ہو جا۔
پھر حدیث آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن شریف کی آیات کی شرح ہیں۔
یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے۔
پس اُس کی طرف متوجہ ہو اور ادنیٰ لوگوں کا ذکر چھوڑ دے۔"

یہ لمبا قصیدہ ہے جو اس دعا پر ختم ہوتا ہے:۔
"یَارَبِّ بَارِکْھَا بِوَجْہِ مُحَمَّدٍ رَبِّقِ الْکِرَامِ وَنُخْبَۃِ الْاَعْیَانِ
اے خدا محمدؐ کے منہ کے لئے اس میں برکت ڈال
جو سب کریموں سے افضل اور بزرگوں سے برگزیدہ ہے"
اللّٰھم صلّ علی سیدنا ومولٰنا محمدٍ وعلی آل سیدنا ومولٰنا محمدٍ وبارک وسلم انک حمیدٌ مجید۔

۱۳۱۲ھ ۱۸۹۵ء میں دوسری دفعہ رمضان میں گرہن

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ دو دفعہ رمضان میں گرہن ہوگا:۔
اِنَّ الشَّمْسَ تَنْکَسِفُ مَرَّتَیْنِ فِی رَمَضَانَ
(مختصر تذکرۂ قرطبی صفحہ ۱۴۸ للقطب الربانی شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ)

چنانچہ اگلے سال ۱۸۹۵ء میں بھی رمضان کے مہینہ میں گرہن ہوئے۔ یہ گرہن قادیان سے نظر نہیں آئے۔ زمین کے مغربی کرہ کے بعض علاقوں سے نظر آ سکتے تھے۔

چاند گرہن ۱۱ مارچ ۱۸۹۵ء کو ہوا اور سورج گرہن ۲۶ مارچ کو ہوا۔ ان گرہنوں کے وقت بھی قادیان میں رمضان کی تاریخیں ۱۳ اور ۲۸ تھیں۔ مقام کے بدلنے سے گرہن کی تاریخیں بدل سکتی ہیں۔ اس دفعہ کا سورج گرہن نمایاں قسم کا نہیں تھا۔ لہٰذا PROFESSOR,VON,OPPOLZER نے اپنی کتاب میں اس کے لئے MAP نہیں دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں جو ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی۔ ان گرہنوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔
"جیسا کہ ایک حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اول اس ملک میں اور دوسرے امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انہی تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا۔ اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے

کر صدہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا
میں شائع کئے اس لئے یہ نشانِ آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔
اور دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان
کے ظہور سے خداتعالیٰ نے اس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی
تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا اور وہ خبر براہین احمدیہ میں
درج ہو کر قبل اس کے جو یہ نشان ظاہر ہو لاکھوں آدمیوں
میں مشتہر ہو چکی تھی ...."

(حقیقۃ الوحی ص۱۹۵)

منذ خلق السمٰوٰت والارض کی تشریح اور اس اعتراض کا جواب
کہ سورج گرہن چاند گرہن رمضان میں کئی دفعہ ہوئے

یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ سورج گرہن چاند گرہن رمضان کے مہینے میں
کئی دفعہ ہوئے ہیں لہٰذا ۱۳۱۱ھ ۱۸۹۴ء کے گرہن کو اہمیت نہیں دی
جاسکتی۔ یہ درست ہے کہ وقتاً فوقتاً رمضان کے مہینے میں دونوں گرہن
ہوتے ہیں۔ لیکن حدیث شریف میں معین تاریخوں کا ذکر ہے اور مدعی
کا موجود ہونا ضروری شرط ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ لم تکونا
منذ خلق السمٰوٰت والارض صاف طور پر بتاتے ہیں کہ اس پیشگوئی میں
کوئی معمولی بات نہیں بتائی گئی ہے۔

خاکسار نے جو مطالعہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کم و بیش
ہر بائیس سال میں ایک سال یا متواتر دو سال ایسے آتے ہیں جبکہ چاند
اور سورج کو رمضان کے مہینہ میں دنیا کے کسی نہ کسی حصّہ پر گرہن لگتا
ہے۔ لیکن کسی معین جگہ سے معین رمضان کی تاریخوں میں دونوں گرہنوں
کا نظر آنا اس واقعہ کو نایاب بنا دیتا ہے۔ ۱۸۹۴ء کے گرہن کا دوسرے
گرہنوں سے موازنہ کرنا بہت ایمان افروز ہے۔

خاکسار نے اپنے دوست DR. GOSWAMI MOHAN BALLAGH
کے ساتھ جو عثمانیہ یونیورسٹی میں ریڈر ہیں۔ ۱۸۰۰ء تا ۲۰۰۰ء میں رمضان
میں ہونے والے گرہنوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمارا حاصل مطالعہ یہ رہا
کہ ان دو صدیوں میں سترہ دفعہ سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں

رمضان کے مہینہ میں ہوئے لیکن صرف ۱۸۹۴ء ہی ایسا سال تھا جس میں سورج گرہن چاند گرہن قادیان پر مقررکردہ تاریخوں میں ہوئے۔ کلکتہ میں حکومتِ ہندوستان کا ادارہ ہے۔

METEOROLOGICAL DEPARTMENT POSITIONAL ASTRONOMY CENTRE

میری درخواست پر وہاں کے سائنسدانوں نے بھی تحقیق کی۔ انہوں نے دس دفعہ کے گرہنوں کا مطالعہ کیا۔ انہوں نے بھی صرف ۱۸۹۴ء کے سال کو ایسا پایا جس میں سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں قادیان سے مقررکردہ تاریخوں میں نظر آ سکتے تھے۔ ان کی تحقیق کی تفصیل جولائی ۱۹۸۷ء کے رسالہ REVIEW OF RELIGIONS میں شائع ہوئی ہے۔ الغرض دونوں گرہنوں کا مقررکردہ تاریخوں میں قادیان سے نظر آنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ کئی رمضان میں ہونے والے کسوف خسوف میں سے ایک کسوف خسوف اس صفت کا ہوا ہے۔

علاوہ ازیں مدعی کا موجود ہونا پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے ضروری شرط ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ ان لمھدینا سے واضح ہے کہ سورج اور چاند گرہن کے نشان مہدی کے فائدے کے لیے ہیں۔ محض گرہنوں کا ہونا بحث کا مقصد نہیں ہے۔ لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض سے یہ مراد ہے کہ نشان کے طور پر یہ گرہن پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان کے مہینہ میں ابتدائے دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع

ہوا ہے۔ ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسلِ انسان دنیا میں آئی ہے۔ نشان کے طور پر یہ کسوف خسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لئے واقع ہوا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اُس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں خسوف کسوف بھی واقع ہو گیا ہو اور اُس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔ اور دار قطنی کی حدیث میں یہ تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کبھی کسوف خسوف نہیں ہوا۔ ہاں یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہوا کیونکہ لم تکونا کا لفظ مؤنث کے صیغہ کے ساتھ دارقطنی میں ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ ایسا نشان کبھی ظہور میں نہیں آیا اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ کسوف خسوف پہلے کبھی ظہور میں نہیں آیا تو لفظ لم یکونا مذکر کے صیغہ سے چاہیئے تھا نہ کہ لم تکونا کہ جو مؤنث کا صیغہ ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد آیتین ہے۔ یعنی دو نشان کیونکہ یہ مؤنث کا صیغہ ہے۔ پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ کسوف خسوف ہو چکا ہے اس کے ذمہ یہ بارِ ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی چاہیئے اور یہ صرف اسی صورت میں ہو گا کہ ایسے مدعی کی کوئی

کتاب پیش کی جائے جس نے مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا ہو
اور نیز یہ لکھا ہو کہ خسوف کسوف جو رمضان میں دارقطنی کی مقرر
کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے۔
غرض صرف کسوف خسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا اس سے بحث
نہیں۔ نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت صرف ایک دفعہ
ہوا ہے۔ اور حدیث نے ایک مدعی مہدویت کے وقت میں
اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی صحت اور سچائی کو ثابت
کر دیا۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۵)

نیز حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"درحقیقت آدم سے لے کر اس وقت تک کبھی اس قسم کی پیشگوئی
کسی نے نہیں کی۔ یہ پیشگوئی چار پہلو رکھتی ہے یعنی
(۱) چاند گرہن متعلقہ تاریخوں میں سے پہلی رات میں ہونا۔
(۲) سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں
ہونا۔ (۳) یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا۔ (۴) چوتھے مدعی کا موجود
ہونا جس کی تکذیب کی گئی۔ پس اگر اس پیشگوئی کی عظمت کا انکار
ہے تو دنیا میں اس کی نظیر پیش کرو اور جب تک نظیر نہ مل سکے
تب تک یہ پیشگوئی ان تمام پیشگوئیوں سے اوّل درجے میں ہے جن
کی نسبت آیت فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا کا مضمون صادق
آسکتا ہے۔ کیونکہ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ آدم سے اخیر تک
اس کی نظیر نہیں۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۰ء)

حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کا انعامی چیلنج

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب نور الحق حصہ دوم میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر
کوئی شخص اس نشان کی مثیل پیش کر سکے تو اسے ہزار روپیہ انعام دیا جائے
گا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔
"کیا تم ڈرتے نہیں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
کو جھٹلایا حالانکہ اس کا صدق چاشت گاہ کے آفتاب کی طرح
ظاہر ہو گیا۔ کیا تم اسکی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں
پیش کر سکتے ہو۔ کیا تم کسی کتاب میں پڑھتے ہو کہ کسی شخص نے
دعویٰ کیا کہ مَیں خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوں اور پھر اس
کے زمانہ میں رمضان میں چاند اور سورج کا گرہن ہوا جیسا کہ
تم نے دیکھا۔ پس اگر پہچانتے ہو تو بیان کرو اور تمہیں ہزار
روپیہ انعام ملے گا۔ اگر ایسا کر دکھاؤ۔ پس ثابت کرو اور یہ
انعام لے لو اور مَیں خدا تعالےٰ کو اس پر گواہ ٹھہراتا ہوں
اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور
اگر تم ثابت نہ کر سکو اور ہرگز ثابت نہ کر سکو گے تو اس
آگ سے ڈرو جو مفسدوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔"

(نور الحق حصہ دوم)

ان لمھدینا کے الفاظ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار کا اظہار

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ حدیث شریف میں لمھدینا "ہمارا مہدی" کے الفاظ آتے ہیں جن میں بہت پیار کا اظہار ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم کو اپنے آنے والے مہدی سے تھا۔ دوسری حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم نے اُن کو اپنا سلام بھیجا اور فرمایا کہ اگر برف کے پہاڑوں پر سے بھی جانا پڑے تو جانا اور ان کی بیعت کرنا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم نے فرمایا :۔

"اللہ کا خلیفۃ المہدی ظاہر ہوگا۔ اگر تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بَل گھسٹ کر جانا پڑے تو تم جاکر اس مہدی کو میرا سلام پہنچانا اور اس کی بیعت کرنا کیونکہ وہ مہدی خدا کا خلیفہ ہوگا۔"

(سنن ابن ماجہ جلد ۲ ظہورِ مہدی کا بیان) (اخبار بدر ۸۴/۴/۲۳)

بزرگانِ اُمّت آنحضرت صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم کا سلام حضرت امام مہدی علیہ السّلام کو پہنچانے کی آرزو رکھتے تھے۔ چنانچہ تیرہویں صدی کے مجدد حضرت سیّد احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں شاعر حضرت مومن دہلوی نے اپنی دلی آرزو کا اظہار روح پرور انداز میں اس شعر کے ذریعہ کیا ہے :۔

ے زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن
تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرتؐ کا (دیوانِ مومن)

(چودہویں صدی کی غیر معمولی اہمیت از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ص۴۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم کو اپنے مہدی سے خاص محبت تھی تو دوسری طرف حضرت امام مہدی کو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم سے بے حد عشق تھا۔ آپ فرماتے ہیں :۔

يَاحِبِّ اِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً ... فِيْ مُهْجَتِيْ وَمَدَارِكِيْ وَجَنَانِ
مِنْ ذِكْرِ وَجْهِكَ يَاحَدِيْقَةَ بَهْجَتِيْ ... لَمْ اَخْلُ فِيْ لَحْظٍ وَلَا فِيْ اٰنِ
جِسْمِيْ يَطِيْرُ اِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا ... يَالَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است
دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جمال محمدؐ است
بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اسکا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

دلبرا مجھکو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہمنے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ تیرا نقش جمایا ہمنے

دیکھ سکتا ہی نہیں مَیں ضُعفِ دینِ مصطفےٰ

مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا فِیْ ھٰذِہٖ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانٍ

پیارے بھائیو! اس فانی فی الرسول کے ذریعہ اس مادیت کے دور میں دنیا نے ایک مامور من اللہ کے درد بھرے دل کی تڑپتی ہوئی آواز سنی ہے جو اسے اپنے خالق اور مالک خدا کی طرف بلاتی ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں اور کس دَف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کُھلیں۔"

(کشتی نوح)

آپ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جن کی تعریف میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر ایمان ثریا پر ہوگا تب بھی وہ موعود وہاں سے اسے

لے آئیں گے۔ آپ ہی وہ بابرکت وجود ہیں جو موجودہ کٹھن زمانہ میں دنیا کے لئے عافیت کا حصار ہیں۔ آپ ہی وہ مبارک وجود ہیں جن کے حق میں سرورِ کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی سورج چاند گرہن کے متعلق شان وشوکت کے ساتھ پوری ہوگئی اور جن کو سیّدنا ومولنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا سلام پاک بھیجا۔

حضرت مسیح موعود کے حلفیہ اعلانات

بالآخر مَیں اس ضمن میں سیّدنا حضرت مسیح موعود کے حلفیہ اعلانات پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میرے ہی زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف ہوا میرے ہی زمانہ میں ملک پر موافق احادیث صحیحہ اور قرآن شریف اور پہلی کتابوں کے طاعون آئی۔ اور میرے ہی زمانہ میں نئی سواری یعنی ریل جاری ہوئی اور میرے ہی زمانہ میں میری پیشگوئیوں کے مطابق خوفناک زلزلے آئے تو پھر کیا تقویٰ کا مقتضا نہ تھا کہ میری تکذیب پر دلیری نہ کی جاتی؟

دیکھو مَیں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہزاروں نشان میری تصدیق کے ظاہر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور آئندہ ہوں گے اگر یہ انسان کا منصوبہ ہوتا تو اس قدر تائید اور نصرت اس کی ہرگز نہ ہوتی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۵)

نیز آپ فرماتے ہیں:۔

"اور میں بھی خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ کیا ہے۔ میرے اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے کہ اس وقت آسمان پر خسوف کسوف ہوگا اور زمین پر سخت طاعون پڑے گی۔"

(دافع البلاء صفحہ نمبر ۱۸)

نیز آپ فرماتے ہیں:۔

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجّال اور کذّاب اور کافر بلکہ اکفر رکھا تھا۔ یہ وہی نشان ہے جس کی نسبت آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں وعدہ دیا گیا تھا اور وہ یہ ہے قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون۔ یعنی اُن کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو مانوگے یا نہیں۔ پھر اُن کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو قبول کروگے یا نہیں۔ یاد رہے کہ اگرچہ میری تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت گواہیاں ہیں اور ایک سو سے زیادہ پیشگوئی ہے جو پوری ہوچکی جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں مگر اس الہام میں اس پیشگوئی کا ذکر محض تخصیص کے لئے ہے یعنی مجھے ایسا

نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہوکر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۳، ۵۴)

اپنے منظوم کلام میں آپ فرماتے ہیں:۔

ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا

اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہے بے ثبوت اور بے فروغ ہیں

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

ایک اور نظم میں فرماتے ہیں:۔

پھر میرے بعد اوروں کا ہے انتظار کیا
توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

اللھم صل علی محمد و آل محمد۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

ناشر:۔ حمید الحق شیخوپورہ